روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 3/اکتوبر 2012ء 15ذیقعد 1433 ہجری 3/اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 230

واحد شارعِ حقیقی

مولانا عبدالعلی لکھنوی (متوفّٰی 1235ھ) اپنے رسالہ فتح الرحمٰن میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ: تمام رسول شرع کے حاصل کرنے میں خاتم الرسالت سے مدد کے طالب ہیں۔ (یعنی ان کی شریعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا ظل ہیں) اس لحاظ سے چونکہ شریعت آپ کی عام ہے لہٰذا شریعت عام رکھنے میں آپ کے سوا کوئی اور نبی صاحب شرع نہیں۔

(مطبوعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی جلدنمبر1صفحہ 144)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قیامت کا نمونہ روحانی حیات کے بخشنے میں اس ذات کامل الصفات نے دکھایا جس کا نام نامی محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سارا قرآن اول سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسول اس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قوتیں دنیا کی روح میں مرچکی تھیں اور فساد روحانی نے بر و بحر کو ہلاک کر دیا تھا۔ تب اس رسول نے آکر نئے سرے سے دنیا کو زندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا۔ اگر کوئی منصف فکر کرے کہ جزیرۂ عرب کے لوگ اول کیا تھے اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے اور کیسی ان کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی اور کس صدق و صفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی۔ وہ پاک نظر ان کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کر گئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے اور انہوں نے فنافی اللہ ہو کر صدق اور راستبازی کے وہ کام دکھلائے جس کی نظیر کسی قوم میں ملنا مشکل ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے عقائد کے طور پر حاصل کیا تھا وہ یہ تعلیم نہ تھی کہ کسی عاجز انسان کو خدا مانا جائے یا خدا تعالیٰ کو بچوں کا محتاج ٹھہرایا جائے بلکہ انہوں نے حقیقی خدائے ذوالجلال جو ہمیشہ سے غیر متبدل اور حیّ وقیّوم اور ابن اور اب ہونے کی حاجات سے منزّہ اور موت اور پیدائش سے پاک ہے بذریعہ اپنے رسول کریم کے شناخت کر لیا تھا اور وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہر یک نے ایک تازہ زندگی پالی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اٹھے تھے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5ص 204)

’’میری زندگی میں الفضل کا کردار‘‘

کے عنوان سے احباب کو مضمون لکھنے کی دعوت

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ روزنامہ الفضل کو 18 جون 2013ء کو 100 سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس ایک صدی میں الفضل خلافت احمدیہ کی آواز اور جماعت احمدیہ کا ترجمان ہونے کے گرانقدر فرائض سرانجام دیتا چلا آیا ہے۔ الفضل کی صدسالہ جوبلی کے اس مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ادارہ ایک تاریخی دستاویزی صدسالہ نمبر شائع کر رہا ہے اس وقیع اور ضخیم نمبر میں معین عناوین پر مضامین کے علاوہ احباب جماعت کو ’’میری زندگی میں الفضل کا کردار‘‘ کے عنوان پر عمومی طور پر لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ احباب اپنی یادوں کو مجتمع کریں۔ الفضل سے آپ نے، آپ کے قریبی دوستوں، رشتہ داروں اور احباب جماعت نے جو دینی، دنیوی اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے فائدہ اٹھایا ہے ان باتوں کو اس مضمون میں شامل کریں۔ الفضل آپ کے گھر میں کب سے آتا ہے۔ آپ کے بزرگ اور اب اس کو سب گھر والے کس طرح دلچسپی سے پڑھتے اور دینی تعلیمات وخلفاء سلسلہ کی تحریکات، ارشادات اور پیغامات پر عمل کر کے برکات حاصل کرتے ہیں۔ یہ تاثرات پر مبنی مضمون جلد از جلد ایڈیٹر کے نام بھجوا دیں۔ اگر مضمون کمپوز کیا ہو تو اس کی سافٹ کاپی بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

پوسٹل ایڈریس: دفتر روزنامہ الفضل دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) 35460

ای میل: editor@alfazl.org

فون نمبر: 0476213029

مشعلِ راہ

طہارت، پاکیزگی اور صفائی خدا کو بہت پسند ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں کوئی دوست بطور تحفہ خوشبو دے تو اسے قبول کرو اور اسے استعمال کرو۔

(مسند الامام اعظم ۔ کتاب الادب صفحہ 211)

روایت آتی ہے کہ آپؐ کے جسم میں سے تو ہر وقت خوشبو آتی رہتی تھی۔ جیسے حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک دفعہ میرے گال پر ہاتھ پھیرا تو آپؐ کے ہاتھ سے میں نے ایسی اعلیٰ درجہ کی خوشبو محسوس کی جیسے وہ ابھی عطّار کی صندوقچی سے باہر نکالا ہو۔ (مسلم ۔ کتاب الفضائل باب طیب رائحۃ النبی ﷺ)۔ یعنی جو شخص عطر بناتا ہے اس کا جو ڈبہ جس میں عطر پڑے ہوتے ہیں جس طرح اس میں سے ہاتھ نکالا ہو۔

حضرت جابرؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے، اس پر اگر کوئی آپؐ کے پیچھے جاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص خوشبو کی وجہ سے اسے پتہ چل جاتا تھا کہ حضورؐ ابھی یہاں سے گزر کر گئے ہیں۔ (تاریخ الکبیر للبخاری نمبر 4297)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعے کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کر سکتا ہے صفائی کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو میں سے کچھ لگائے، پھر نماز کے لئے نکلے تو اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری ۔ کتاب الصلوٰۃ باب الدھن للجمعۃ)

تو یہاں اس سے یہ مراد ہے کہ نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ خوشبو لگا کر مسجد میں جاؤ تا کہ اس کے بندوں کو، ساتھ بیٹھے ہوؤں کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کو بھی خوشبو اور صفائی پسند ہے۔ یہ نہیں کہ اس حکم کے مطابق تیار ہو کر جمعہ پڑھ لیا اور سارا ہفتہ اس کے بندوں کو تکلیف دیتے رہے تو گناہ بخشے گئے۔ عمل کا دارومدار نیتوں پر ہے، اس حدیث کو بھی سامنے رکھنا ہوگا نیت نیک ہو تب ثواب بھی ملتا ہے۔ دانتوں کی صفائی کے بارے میں روایت ہے،

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسواک کرنے سے منہ کی صفائی ہوتی ہے۔ خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے۔

(بخاری ۔ کتاب الصوم باب سواک الرطب والیابس للصائم)

پھر اسی بارے میں دوسری روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت کی یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو یہ حکم دیتا کہ ہر نماز پر مسواک کیا کریں۔ (بخاری ۔ کتاب الصلوٰۃ بالسواک یوم الجمعۃ)

اب بعض لوگوں کے منہ سے بو آتی ہے۔ ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے، لوگوں کی تکلیف کا احساس ہونا چاہئے۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تھے تو مسواک سے اپنا منہ صاف کیا کرتے تھے۔ آج کل ڈاکٹر اپنی تحقیق کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ صبح شام ضرور برش کرنا چاہئے۔ رات کو سونے سے پہلے اور صبح اٹھ کر۔ ورنہ بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بلکہ ایک تحقیق یہ بھی کہتی ہے کہ آدمی جب صبح اٹھتا ہے تو اس کے دانتوں پر چھ سو مختلف سپیشیز (species) کے لاتعداد بیکٹیریا ہوتے ہیں۔ سپیشیز (species) ہی چھ سو ہوتی ہیں جو دانتوں پہ لگی ہوتی ہیں اور تعداد کتنی ہے، یہ پتہ نہیں۔ لیکن دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سو سال پہلے ہمیں بتا دیا کہ سو کر اٹھو تو پہلے دانت صاف کرو۔ اب ان باتوں کو دیکھ کر آج کل کے ڈاکٹر اور سائنسدان کو خدا اور (۔) کی سچائی پر یقین ہونا چاہئے کہ جو باتیں اس زمانے کی تحقیق سے ثابت ہو رہی ہیں اور اب پتہ لگ رہی ہیں وہ باتیں آج سے پندرہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتا چکے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2004ء)

غزل

جب صداقت کا کبھی اونچا علم ہونے لگے
تو عساکر شر کے محو ستم ہونے لگے

اشک آنکھوں سے خدا والوں کے جب بہنے لگیں
ظلم کا کوہِ گراں بھی منہدم ہونے لگے

آسمانوں پر بلندی کی طرف پرواز ہو
جب بھی طاعت میں سرِ تسلیم خم ہونے لگے

دیدۂ تشنہ میں جب آتی ہے تھوڑی بھی نمی
پیاس دل کی پھر اسی لمحے ہی کم ہونے لگے

جانبِ یثرب میری جب سوچ کا طائر اڑے
رابطہ دربارِ مولیٰ سے بہم ہونے لگے

میرے ایماں کی طرف جب بھی کوئی انگلی اٹھی
تیغ کی مانند پھر میرا قلم ہونے لگے

کہہ رہی ہے کب سے دنیا ہم کو مردودِ حرم
اب تو مولیٰ ہم پہ وا بابِ حرم ہونے لگے

یا الٰہی دسترس تیری میں ہیں کون و مکاں
تو جو کن کہہ دے تو پھر یہ لا جرم ہونے لگے

عدل کا جس قوم میں ہونے لگے فقدان جب
خاک پھر اس قوم کا جاہ و حشم ہونے لگے

پھر اجڑ جاتی ہیں ظالم ہنستی بستیاں
جب خدائے آسماں آخر حکم ہونے لگے

خاکساری کا مقدر یہ ظفرؔ ہے بالیقیں
آسماں سے فضل اور لطف و کرم ہونے لگے

مبارک احمد ظفرؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

14 مارچ 1920ء

ناول خوانی

ایک دوست کا خط آیا تھا کہ میں نے سنا ہے کہ حضور ناول پڑھنے کو ناپسند فرماتے ہیں اس لئے میں آئندہ ناول اور کوئی زائد کتاب نہیں پڑھا کروں گا اس کا خط اس قسم کا لکھا ہوا تھا جس سے شبہ پڑھتا تھا کہ ان کی آئندہ کی ترقی میں روک نہ ہو اس لئے حضور نے اسے جواب لکھوایا۔

میں غیر زبانوں کے ناولوں کو برا نہیں سمجھتا۔ ہاں ان میں توغل کو برا سمجھتا ہوں۔ بلکہ میرا تو خیال ہے کہ اصل زبان ہی ناولوں کے پڑھنے سے آسکتی ہے۔ کیونکہ اس میں قریباً قریباً ایسی باتیں ہوتی ہیں اور ایسے الفاظ ہوتے ہیں۔ جن کی ضرورت روزمرہ کاروبار میں پڑتی ہے۔ ہاں عشقیہ ناول کو میں بہت برا سمجھتا ہوں باقی زباندانی کے لئے میں خود بھی کبھی کوئی ناول پڑھ لیا کرتا ہوں۔

فرمایا: اردو میں ناول لکھنے والا کوئی نہیں شرر نے کچھ ناول لکھے ہیں۔ اور ہمارے آجکل کے جتنے لوگ اسلامی تاریخ سے واقف ہوتے ہیں یہ سب شرر کے ناولوں کے پڑھنے والے ہیں۔ فرمایا لوگ ان تین ناولوں کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ منصور اور موہنا۔ عزیز ورجنا۔ (اور تیسرا نام میں بھول گیا) لیکن میرے نزدیک ان ناولوں میں اس نے اسلام کی ہتک کی ہے۔ مثلاً منصور کے متعلق ایک وہ لکھتا ہے کہ ادھر تو اسلام کی گردن پر کند چھری چلا رہی تھی اور ادھر وہ موہنا کے عشق میں پھرتا ہے۔ گویا وہ اپنے فرض منصبی کے پورا کرنے سے پہلوتہی کرتا ہے اور یہ بات اُس نے صرف اپنے ناول کو دلچسپ بنانے کے لئے لکھی ہے۔

فرمایا: ناول لکھنے والے جو قصہ کا رنگ اختیار کرتے ہیں اس سے بہتر ہے کہ وہ مکالمہ کا رنگ اختیار کیا کریں۔ اس موجودہ طریق میں جھوٹ کا ایک شائبہ پایا جاتا ہے اور اس سے انسان کو دھوکہ لگ جاتا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر فرمایا: کہ بچپن میں میں نے ایک دفعہ ایک انگریز کا ناول پڑھا۔ اور وہ کہانی گھر میں بھی سنائی۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی بیوی پر اس قدر اُس کا اثر ہوا کہ وہ اُٹھ کر چلی گئیں اور نماز میں بہت دیر تک رو رو کر اس کے ہیرو کے لئے دعا کرتی رہیں۔

پھر فرمایا ہماری جماعت میں ایک ناول زنانہ مذاق کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ اس پر ایک شخص نے کرایہ جمع کیا (حضرت اقدس کی زندگی کا واقعہ ہے) اور کہا کہ اب کے میں جلسہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ جس جگہ وہ عورت رہتی ہے وہاں جا کر اس کی زیارت کروں گا۔ کہ وہ بہت لائق ہے اس کو بہتیرا سمجھایا گیا کہ یہ ایک رنگ ہوتا ہے بات کے بیان کرنے کا لیکن وہ ایک نہ مانے اور برابر یہی کہتا چلا جاوے کہ کیا پھر اس نے جھوٹ بھولا۔

فرمایا: پس بہتر ہے کہ مکالمہ کا رنگ اختیار کیا جاوے۔

17 مارچ 1920ء

آدم کا نسیان

فرمایا: آدم کے لئے قرآن میں نسیان کا لفظ آیا ہے ذنب اور اثم کا لفظ اُس کے لئے کہیں نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی گناہ نہیں تھا جو آدم سے سرزد ہوا۔

19 مارچ 1920ء

تعبیر

ایک غیر احمدی شخص ملنے کے لئے آیا اُس نے اپنی چند خوابوں کی تعبیر پوچھی۔ چونکہ اُس نے خوابوں میں منذر منظر دیکھے تھے۔ اس لئے اُس نے سوال کیا کہ کیا واقعہ میں دنیا میں ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

فرمایا: کہ خواب دیکھنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو مامور اور اصلاح خلق کے لئے کھڑے کئے جاتے ہیں ان کی خوابیں تمام دنیا کے لئے ہوتی ہیں دوسرے عوام لوگ اور اُن کی خوابیں اکثر اپنی ذات یا اپنے تعلق داروں کے لئے ہوتی ہیں اور بسا اوقات خدا تعالیٰ کا اپنے فضل سے منذر خوابیں بتانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ تا دیکھنے والا توبہ اور استغفار کر کے اُس تکلیف سے بچ جاوے۔

پھر اُس نے کہا کہ حضور چونکہ ستاروں کی گردش سے مجھ پر مصائب نازل ہوئے ہیں۔ اس لئے میرے لئے دعا فرمائیں۔

فرمایا: دعا انشاء اللہ کروں گا۔ لیکن یہ ستاروں کی گردش نہیں۔ یہ اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ اس لئے توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔

نماز باجماعت

فضل الرحمان پٹھان صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

عصر کے بعد میں اور 2 دوست کسی کام سے باہر چلے گئے اور مغرب کے بعد واپس آئے۔ تو ہم نے چونکہ مغرب کی نماز نہیں پڑھی تھی اس لئے عشاء کی نداء کے بعد ادا کر رہے تھے تو حضور اندر سے نماز کے لئے تشریف لے آئے۔ فرمایا: کہ تین آدمی اور پھر اکیلے اکیلے نماز کے کیا معنی؟

حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضور یہ کہتے تھے کہ ایک جماعت کے بعد دوسری نہیں ہونی چاہئے فرمایا یہ تو منع نہیں ناپسندیدہ ہے اور وہ بھی بیت الذکر میں۔ کیونکہ اس طرح اگر الگ الگ نمازیں ہونے لگیں تو چند آدمی آئیں اور نماز پڑھیں۔ چل دیئے۔ پھر اور چند آئے اور جماعت کو کر کے چل دیئے۔ تو اس طرح جماعت کی اصل غرض جو ہے وہ مفقود ہو جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔ لیکن یہ تو بیت الذکر نہیں۔ (نماز اپنے قیام گاہ پر ہی ہوتی ہے) اور پھر یہ لوگ نماز مغرب کے وقت یہاں تھے بھی نہیں۔

(الفضل 28 مارچ 1920ء)

حصول اولاد کا روحانی طریق

ایک دوست نے حضور کی خدمت میں یہ استفسار پیش کیا کہ حصول اولاد کا روحانی طریق کیا ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا کہ

"روحانی طریقہ تو وہی ہے۔ جو حضرت زکریا نے استعمال کیا تھا (سورۃ مریم رکوع اوّل) آپ ایک بچہ پالیں۔ اس کو دین کی تعلیم دیں۔ خدا کی محبت اس کے دل میں پیدا کریں۔ خدا کا ذکر اس کی زبان پر زیادہ جاری رہے۔

نماز میں تسلی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز پڑھتا ہوں۔ مگر تسلی نہیں ہوتی۔ حضور نے اس کا یہ جواب دیا۔

"تسلی کا یہ ذریعہ ہے۔ کہ وضو اچھی طرح سے کرے۔ پھر نماز کے بعد کچھ دیر استغفار پڑھے۔ سنتیں پہلی اور پچھلی اچھی طرح توجہ اور سنوار کر پڑھے۔ نماز اچھی طرح ٹھہر ٹھہر کر اور معنے سمجھ کر پڑھے۔ پھر بھی اگر اپنے دل میں سکون اور اطمینان نہ پائے تو گھبرائے نہیں۔ بلکہ بار بار ایسا ہی کرے کیونکہ یہ ایک دو دن کا کام نہیں۔ بلکہ تمام عمر کرنے کا کام ہے۔"

رویت حاصل ہونا

ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا۔ کہ کوئی طریقہ ایسا ہو کہ بندہ اس کو ہمیشہ کرتا رہے اور ہمیشہ ہی بزرگوں کے دیدار سے مشرف ہوتا رہے۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ:

"دیدار حقیقی کے تو یہ معنی ہیں۔ کہ ان کی روح سے ملاقات ہو۔ یہ خیال کرنا کہ نبی روزانہ لوگوں سے ملنے آجایا کریں یا ان کو ان کے پاس پہنچایا جایا کرے۔ یہ خیال عقل و دانش سے بعید ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک فعل ہوتا ہے۔ اس کے ماتحت وہ کبھی اپنے بندوں کو زیارت کرا دیتا ہے۔ یہ اصل رویت ہے۔ جسے یہ رویت نصیب ہو جائے صوفیاء کے نزدیک وہ صحابہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور ایک رویت ایسی ہوتی ہے۔ کہ جس بات کا انسان خیال کرتا ہے۔ اس کا ایک واہمہ سامنے آجاتا ہے۔ ایسی رویت تو بعض کو روزانہ بھی ہوتی رہتی ہے۔ مگر اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ انسان کو چاہئے کہ بجائے اس رویت کے روحانی رویت کا طالب ہو۔ ان کے اسوۂ حسنہ کی اتباع کرے تا کہ فائدہ بھی حاصل ہو۔"

زمینداری پیشہ کیسا ہے؟

ایک دوست نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ حضرت مولوی نورالدین ایک حدیث بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے کسی شخص کے گھر میں آلات کشاورزی رکھے دیکھے تو فرمایا: کہ اس گھر سے دین اور برکت اٹھ جائے گی احیاء العلوم میں ایک حدیث مذکور ہے کہ اہل الکور اہل القبور یعنی دیہات والے قیدیوں کی مانند ہیں۔ دنیا میں بھی زراعت پیشہ لوگوں کی حالت سے ایسی احادیث کا عملی ثبوت بخوبی ہویدا ہے۔ مذکور بالا احادیث اور دنیا کے عملی تجربہ کو دیکھ کر زمینداری سے طبیعت سخت متنفر ہے اور خواہش کرتا ہوں۔ کہ زمینداری کو چھوڑ کر شہر کے قریب یا شہر کے اندر کوئی اور جائیداد پیدا کی جاوے۔ یا کسی اور کاروبار پر لگائی جاوے۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ:

"ہمیں تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ قریباً تمام صحابہؓ زمیندار تھے۔ مہدی کے متعلق حدیثوں میں ہے۔ کہ حارث حراث ہوگا وہ حدیث جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اس سے یہی مراد ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو زراعت کے کام میں مشغول کر دیتا ہے اور دین کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ وہ ذلیل ہو جاتا ہے زمینداروں میں یہ نقص عام پایا جاتا ہے۔ کہ وہ دوسرے کاموں کی طرف توجہ بالکل نہیں کرتے۔ ہمیشہ ان کی یہ شکایت رہتی ہے۔ کہ اس وقت فلاں فصل کے کاٹنے کا وقت ہے اور اب فلاں فصل کے بونے کا وقت ہے اور اس وقت پانی دینے کا وقت ہے۔ اس نقص سے اگر انسان بچا رہے تو یہ پیشہ ایک بہترین پیشہ ہے اور اب تو اس پیشہ کی یہاں تک ترقی ہوگئی ہے کہ بالکل تجارت کے ہی رنگ میں اس کو کیا جاسکتا ہے۔ یعنی کو آپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ سے۔ اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ فتوحات کا زمانہ تھا۔ اس وقت میں زمینداری

کے فوائد کو عام اجتماعی فوائد پر فوقیت دینا موجب ذلت اور رسوائی تھا۔ پس ایسے لوگوں کے حق میں جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے رنگ میں بجا تھا اور یہ بات اپنے رنگ میں درست ہے کہ زراعت ایک معزز پیشہ ہے۔‘‘

دنیوی تفکرات کس طرح کم ہوسکتے ہیں

ایک صاحب نے عرض کیا کہ خادم بوجہ دنیوی تفکرات کے دینی فرائض کے ادا کرنے میں سست ہو گیا ہے۔ برائے خدا دنیوی تفکرات کے دور کرنے کی کوئی تجویز فرمادیں حضور نے لکھایا:

’’دنیوی تفکرات تو اس صورت میں کم ہو سکتے ہیں۔ کہ دنیا کی محبت کم ہو۔ کوئی شخص ایسا نہیں ملتا۔ جو دنیا کمانے کی فکر میں پڑا ہو۔ اور پھر اس نے کہا ہو۔ کہ مجھے دنیا کافی مل گئی ہے لیکن ان میں جو لوگ خدا کی محبت کے پیچھے پڑے ہوں ایسے آدمی نظر آتے ہیں۔ جو اپنے دنیوی حصہ پر شاکر ہیں اور اس پر خوش ہیں۔ دنیاوی فکروں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے کہ انسان دنیا کو اتنی ہی عظمت دے۔ جس عظمت کی وہ مستحق ہے۔

(الفضل 23 دسمبر 1920)

سائل کو رد نہ فرماتے

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب روایت کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ ایک اپاہج حضرت مسیح موعود کے پاس آیا وہ ٹانگوں سے چل نہیں سکتا تھا۔ اس نے عرض کی کہ میری ٹانگیں نہیں ہیں مجھے سواری کی گھوڑی دے دو۔ میں تب جاؤں گا۔ اس وقت مالی کمزوری تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہیں سے روپیہ بھیج دے گا تو گھوڑی لے دوں گا۔ تم ٹھہرے رہو۔ چنانچہ وہ ایک مدت تک ٹھہرا رہا۔ پھر اسے گھوڑی لے دی اور وہ چلا گیا اس کا نام کوڈا تھا۔

حضرت یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں:۔

سائلین کے متعلق حضرت اقدس کا طرز عمل ہمیشہ یہ تھا کہ آپ کسی سائل کو رد نہ فرماتے تھے اور بسا اوقات سائل جس چیز کا سوال کرتا وہی اس کو دے دیتے تھے۔

سٹھیالی ضلع گورداسپور کا ایک زمیندار فقیر آیا کرتا تھا اور وہ ایک روپیہ کا سوال کیا کرتا تھا اس کو ہمیشہ ایک روپیہ عطا فرمایا کرتے تھے۔

(الحکم قادیان 7 راگست 1934ء)

روئے زمین پر سب سے بڑی کھیلوں کی دنیا

اولمپک گیمز۔ تاریخ اور جدید حالات

2012

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

اولمپک تاریخ کے آئینہ میں

تاریخی شواہد کے مطابق اولمپک گیمز کا آغاز 776 ق م میں اولمپیئن خدا زیوس (Zeus) کی شان میں منعقد ہونے والی تقریب میں ہوا۔ لیکن ان کے آثار لیدیا کے شہزادے پیلپس کی شروع کروائی ہوئی ان کھیلوں تک نظر آتے ہیں جو تجہیز و تکفین کے مواقع پر ہوتی تھیں۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ 776 ق م میں منعقد ہونے والے کھیل پہلے نہ تھے بلکہ پہلی دفعہ یہ باقاعدہ چار سالہ جشن کی صورت اختیار کرنے کے بعد منعقد ہوئے۔

یونانی شعراء نے بھی ان مقابلوں کا ذکر اپنی شاعری میں کیا ہے۔ ہومر شاعر نے ان کا ذکر اپنی نظموں میں کیا ہے۔ اس نے ان کھیلوں کو مختلف تقریبات کے جزو کے طور پر پیش کیا ہے جن میں ایک ہیرو پیٹروکلس کی یاد میں منعقد ہونے والی تقاریب بھی شامل ہیں۔

تمام یونانی مردوں کو ان کھیلوں میں حصہ لینے کی اجازت تھی اور عورتوں کو تو بالکل اجازت نہ تھی بلکہ شادی شدہ عورتوں کو تو ان کھیلوں میں بطور تماشائی بھی جانے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ وہ لوگ اس یقین پر قائم تھے کہ اولمپیا میں بیویوں کی موجودگی قدیمی مذہبی تقدس کو گدلا کرنے کا باعث ہوگی۔ ہاں جوان لڑکیوں کو وہاں جانے کی اجازت تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والی عورتوں کی سزا یہ تھی کہ انہیں کسی چٹان سے نیچے پھینکا جائے۔

پہلی دفعہ منعقد ہونے والی گیمز میں صرف 192 میٹر دوڑ شامل تھی جو کہ ایک باورچی ’’کوروئی بس‘‘ نے جیتی اور وہ تاریخ میں اولمپکس کا پہلا چیمپئن شمار ہوا۔ ابتداء میں مقابلوں میں صرف دوڑیں شامل تھیں۔ اور پھر بعد میں تقریباً 688 ق م میں باکسنگ کا اضافہ کیا گیا اور اس کے فوراً بعد ہی تھالی پھینکنا، نیزہ بازی، لمبی چھلانگ اور ریسلنگ وغیرہ کے کھیل بھی شامل ہوگئے۔

ہر اولمپک گیمز سے پہلے عارضی جنگ بندی کا ایک معاہدہ لیا جاتا تھا جس کے نتیجہ میں ہر ایک اولمپیا کی طرف بحفاظت سفر کرسکتا تھا۔ کیونکہ اس معاہدہ کے نتیجہ میں جنگیں ملتوی ہوجاتی تھیں۔ فوج پر بین لگ جاتا تھا اور اس دوران کسی کو سزائے موت نہ دی جاتی تھی۔

393 ق م میں ایک رومن عیسائی بادشاہ تھیوڈوسیس اول نے ان کھیلوں کو ان کے ملحدانہ اثرات کی وجہ سے بند کروادیا۔

جدید اولمپک اور ان کا بانی

تقریباً 1500 سال کے بعد اولمپکس 1896ء میں پئرے دے کوبرٹن نے ایتھنز میں شروع کروائیں۔ اولمپکس کے بانی پئر دے کوبرٹن خود بھی کھیلوں میں نہ صرف دلچسپی رکھتے تھے بلکہ حصہ بھی لیتے تھے۔ آپ 1863ء میں پیدا ہوئے۔ آپ فرانس کے تعلیمی ڈھانچے میں اصلاحات کے ذریعہ سے نئی روح پھونکنا چاہتے تھے۔ آپ کے نزدیک تعلیم معاشرے کے مستقبل کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی تھی۔

31 سال کی عمر میں آپ نے اولمپکس کو دوبارہ زندہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس بات کا اظہار آپ نے پہلی بار یونین آف فرنچ سوسائٹی آف اتھلیٹک کی میٹنگ میں کیا۔ آپ اس سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری تھے۔ اس وقت کسی نے آپ کی اس بات پر یقین کا اظہار نہ کیا۔

23 جون 1894ء کو آپ نے انٹرنیشنل اولمپکس کمیٹی کی بنیاد پیرس کی ایک یونیورسٹی آف سوربون کی ایک تقریب میں رکھی۔ اس کمیٹی کے پہلے صدر ایک یونانی جن کا نام ڈیمیٹریس ویکلس تھا بنے۔

1896ء میں کوبرٹن کا یہ خواب ایتھنز میں اولمپک گیمز کے ذریعہ پورا ہوا اور اس موقع پر آپ کو انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کا دوسرا صدر چنا گیا۔ 1925 تک آپ ہی اس عہدے پر متمکن رہے اور 1925ء میں آپ نے اپنے آپ کو تعلیمی میدان کے لئے وقف کردیا۔

2 ستمبر 1937ء کو آپ کا انتقال جنیوا کے ایک پارک میں ہوا۔ آپ کو آپ کی خواہش کے مطابق لوسین میں دفن کیا گیا۔

اولمپکس 2012ء

اولمپکس 2012ء کا انعقاد مؤرخہ 27 جولائی تا 12 راگست 2012ء لندن میں ہوا۔ ان کھیلوں کا افتتاح ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم نے کیا۔ لندن وہ واحد ملک ہے جسے تین دفعہ جدید اولمپکس کی میزبانی کا شرف حاصل ہوچکا ہے۔ اس دفعہ 204 ممالک کے 10,820 کھلاڑیوں نے کھیلوں میں شرکت کی۔

اولمپکس 2012ء کی تیاری

اولمپکس 2012ء کے انعقاد کے لیے مقام کا فیصلہ ہونے کے بعد ان کی کامیابی کے لیے لندن

باقی صفحہ 6 پر

میڈل ٹیبل

اولمپکس 2012ء کے اختتام پر میڈل ٹیبل پر پہلی دس پوزیشنز کی صورتحال کچھ اس طرح رہی۔

پوزیشن	نام ملک	تعداد گولڈ میڈلز	تعداد سلور میڈلز	تعداد برونز میڈلز	کل تعداد
اول	امریکہ	46	29	29	104
دوم	چین	38	27	23	88
سوم	برطانیہ	29	17	19	65
چہارم	رشیا	24	26	32	82
پنجم	ساؤتھ کوریا	13	8	7	28
ششم	جرمنی	11	19	14	44
ہفتم	فرانس	11	11	12	34
ہشتم	اٹلی	8	9	11	28
نہم	ہنگری	8	4	5	17
دہم	آسٹریلیا	7	16	12	35

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں

نظام وصیت کی برکات واہمیت

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے؛

’’یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیئے ہیں تا کہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔‘‘ (سورۃ التوبہ آیت 111)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور اپنے مال قربان کریں گے ان کو جنت ملے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لیئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لیے جو میرے کلام سے فائدہ اُٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔‘‘ (الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 301)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لیے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کیئے جائے گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 307)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لیے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

(الوصیت۔ روحانی خذائن جلد20 صفحہ 308-)

پھر آپ فرماتے ہیں:

ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ اس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بناویں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اُس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......

کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی بنیاد کیوں ڈالی! وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لیے اب بھی اُس نے ایسا ہی کیا۔

خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت ﷺ سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے اُن کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے......

لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کیئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی اُن پر رحمتیں ہوں گی۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 327 تا328)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ؛

یہ قبرستان کا امر بھی اسی قسم کا ہے مومن اس سے خوش ہوں گے اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ میں نے اس امر کو جب تک تواتر سے مجھ پر نہ کھلا پیش نہیں کیا۔ اس میں تو کچھ شک ہی نہیں کہ آخر ہم سب مرنے والے ہیں۔ اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضہ میں آتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم کہ اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ وہ سارا مال شراب خانوں اور زنا کاری میں اور ہر قسم کے فسق وفجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اس طرح پر وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہو جاتا ہے جب کہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لیے ثواب اور فائدہ کا باعث ہو۔ اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا مال اس کے لیے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لیے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اُسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لیے وقف کرو۔

(ملفوظات۔ جلد4 صفحہ 594,593)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

بے شک ہماری جماعت پر بہت بوجھ ہے اور وہ بہت کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ مگر جماعت نے ہی سارا بوجھ اُٹھانا ہے غیروں سے تو ہم نے کچھ لینا نہیں۔ میں نے ابھی کہا ہے کہ ہماری جماعت نے بہت بوجھ اُٹھایا ہوا ہے لیکن جماعت کی مجموعی حالت کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ ہماری جماعت نے ابھی اتنی مالی قربانی نہیں کی جتنی پہلی جماعتیں قربانی کرتی رہی ہیں۔ میں نے روم میں وہ مقام دیکھا ہے جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کے ماننے والے اپنے دشمنوں کی سختیوں اور ظلموں سے بچنے کے لیئے رہے۔ بیس میل کے قریب وہ مقام لمبا ہے۔ وہاں عیسائی اپنے گھر بار مال واموال چھوڑ کر چلے گئے تھے اور وہ فاقے پر فاقے اُٹھاتے تھے۔ سورہ کہف میں ان کا نام ’’اصحاب کھف والرقیم‘‘ رکھا گیا ہے۔ ہم چند گھنٹے کے لیے وہاں گئے۔ مگر کئی دوست وہاں ٹھہرنا برداشت نہ کر سکے حالانکہ وہ لوگ وہاں کئی سال تک دقیانوس کے وقت رہے۔ وہ نہایت تنگ وتاریک گیلی مٹی کے غار ہیں سرکاری فوجوں نے ان میں سے جن کو وہاں مارا ان کی قبریں بھی وہیں بنی ہوئی ہیں اور اُن پر کتبے لگے ہیں کہ یہ فلاں وقت مارا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے خدا کے لیے سب کچھ چھوڑ دیا تھا اور ایسی ایسی تکلیفیں برداشت کی تھیں جن کا خیال کر کے اب بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں...... دیکھو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے؛

جو وصیت نہیں کرتا وہ منافق ہے اور وصیت کا کم از کم چندہ 1/10 حصہ مال کا رکھا ہے۔

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم جلد9 صفحہ 166)

پھر حضرت مصلح موعود نے فرمایا؛

برادران! مجھ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض دوست چندے دیتے دیتے تھک گئے ہیں میں ان دوستوں کی رائے کو بالکل غلط سمجھتا ہوں۔ وہ جو تھک گیا وہ ہمارا دوست نہیں۔ ہم چندہ دے کر خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ ہم پر احسان کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد کو وصیت سے آزاد رکھا ہے۔ اس لیے میں وصیت کرنا خلاف شریعت سمجھتا ہوں لیکن اس شکریہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے اوسطاً پانچواں حصہ اپنی آمد کا چندوں اور للّٰہی کاموں میں خرچ کرتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ بلکہ میں تو گھر کے لیے جو

قرض لیتا ہوں اس میں سے بھی چندہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اپنی ضرورتوں کے لیے قرض لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے لیے قرض کیوں نہ لیں۔ حق یہی ہے کہ اگر ہم مالی قربانی جو سب سے ادنیٰ قربانی ہے پوری طرح نہیں کر سکتے تو دوسری قربانیاں جو اس سے زیادہ ہیں کب کر سکیں گے۔

(مومنوں کیلئے قربانی کا وقت۔ انوار العلوم جلد 12 صفحہ 306)

پھر آپ فرماتے ہیں:

جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا تو صرف (دعوت الی اللہ) ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ (دین) کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا، کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہو گی جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی، اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا، نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روز ویلٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص، کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کیئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے، جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی، وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیة کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے۔

(نظام نو۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 601,600)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا انعام ہے۔ بہشتی مقبرہ کا قیام گو ایک بڑا سستا سودا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ موصیوں کے لیے بہت ڈرنے کا مقام ہے۔ پس یہ انعام کا معاملہ ہے۔ احتساب اور سزا دینے کا معاملہ نہیں پھر یہ بات بھی محل نظر ہے کہ جو دوسرے قبرستان میں جائے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں کرے گا خدا کی خدائی میں نہ دخل دینا چاہئے اور نہ اس کے متعلق سوچنا چاہئے۔ ہم نے ظاہری طور پر سوچنا ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے بہشتی مقبرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے اور اس میں وہی شخص داخل ہوتا ہے جس نے اپنی زندگی کا آخری امتحان کامیابی کے ساتھ پاس کر لیا اور اسی کو انجام بخیر کہتے ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 185)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے جو حضرت مسیح موعود کے اس معیار کی شرائط کو پورا کرسکیں تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی کئی گھنٹوں میں طے ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لیے جو دعائیں ہیں اُن سے حصہ لینا چاہئے۔

پھر آپ نے فرمایا:

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اس لیے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ صف دوم جو ہے اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ کیونکہ ستر پچھتر سال کی عمر میں پہنچ کر جب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہوں تو اُس وقت وصیت تو بچا کھچا ہی ہے جو پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ احمدی نوجوان بھی اور خواتین بھی اس میں بھرپور کوشش کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو خاص طور پر مَیں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست 2004ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی خطاب میں فرمایا:

پس غور کریں۔ فکر کریں۔ جو سستیاں، کوتاہیاں ہو چکی ہیں اُن پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام میں شامل ہو جائیں۔ اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل سالانہ نمبر 8 دسمبر، 2005ء صفحہ 11)

بقیہ صفحہ 4 اولمپک گیمز

کی اولمپکس انتظامیہ کی پہلی میٹنگ 3/اکتوبر 2005ء کو منعقد ہوئی۔ جناب Lord Coe نے اس میٹنگ کی صدارت کی جو کہ لندن اولمپکس 2012ء کے انچارج تھے۔ اگست 2011ء میں لندن میں ہونے والے ہنگاموں نے ایک دفعہ لندن اولمپکس کے لندن میں انعقاد کے متعلق خطرہ کا الارم بجا دیا تھا لیکن مارچ 2012ء میں اولمپکس 2012ء کے IOC's Co-ordination Commission نے جب اپنا آخری دورہ مکمل کیا تو یہ رپورٹ دی کہ ''لندن، اولمپکس 2012ء کو منعقد کرنے کے لیے تیار ہے۔''

لندن نے اولمپکس کے کامیاب و کامران انعقاد کے لیے بہت سے غیر معمولی کام سرانجام دیئے۔ ان میں سے قابل ذکر ٹرانسپورٹ کے حوالے سے ریلوے کا نظام ہے۔ بہت سے مقامات کو وسیع کیا گیا، ٹریکس کو بہتر کیا گیا اور ایک نئی تیز رفتار ٹرین متعارف کروائی گئی۔ اولمپکس کے دوران تقریباً 4000 اضافی ریل گاڑیاں چلائی گئیں اور معمول سے لمبی گاڑیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ بہت سے مقامی سٹیشنز وقتی طور پر ختم کر دیئے گئے اور وہاں گاڑیوں کو نہیں روکا جاتا رہا۔ اولمپک پارک تک دس ریلوے ٹریکس پہنچائے گئے جن کے ذریعہ ایک گھنٹہ میں 2 لاکھ 40 ہزار مسافر نقل و حرکت کر سکتے تھے۔

دریائے ٹیمز (River Thames) پر 25 ملین پاؤنڈ کی لاگت سے ایک کیبل کار کا انتظام کیا گیا جس پر ایک گھنٹہ میں 2500 مسافر سفر کرتے ہیں اور اپنا وقت بچاتے ہیں۔

بجٹ

اولمپکس 2012ء کا اصل بجٹ 2.4 بلین پاؤنڈ تھا لیکن اسے بعد میں تقریباً چار گنا بڑھا دیا گیا اور اس طرح یہ 9.3 بلین پاؤنڈ ہو گیا۔

رضا کارانہ کام کرنے والے

اولمپکس 2012ء کی تیاری کے سلسلہ میں ابتدائی طور پر اندازہ لگایا گیا تھا کہ تقریباً 70 ہزار رضا کاروں کی ضرورت پڑے گی لیکن جب 2010ء میں لوگوں کو اپنے آپ کو پیش کرنے کے لیے کہا گیا تو 2 لاکھ 40 ہزار درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان رضا کاروں کے لیے بھی ایک مخصوص لباس تھا جو انہیں پہنایا گیا۔ Sebastian Coe نے ایک موقع پر کہا ''ہمارے رضا کار کھیلوں کے دوران تقریباً آٹھ ملین گھنٹے رضا کارانہ طور پر خدمت کے لیے پیش کریں گے اور یقیناً یہ کھیلیں ان کے بغیر منعقد ہونا ممکن ہی نہیں۔'' ان رضا کاروں کو ''Games Makers'' کا نام دیا گیا تھا۔

ٹکٹ

اولمپکس 2012ء کی انتظامیہ نے 8 ملین ٹکٹس کی فروخت کا اندازا لگایا تھا۔ برطانیہ میں ٹکٹ کی قیمت 20 پاؤنڈ سے لے کر 2,012 پاؤنڈ تک تھی۔ سب سے مہنگی ٹکٹ افتتاحی تقریب کی تھی۔ جتنی کل ٹکٹس مہیا تھیں اس سے تین گنا خریدار تھے۔ کچھ مقابلہ جات مفت بھی دیکھے جا سکتے تھے جیسے میراتھن ریس، سائیکل ریس اور ٹرائی ایتھلین۔

کاؤنٹ ڈاؤن گھڑیال

ٹرے فیلگر سکوئیر میں کھیلوں سے 500 دن قبل ایک گھڑیال لگایا گیا جس پر افتتاحی تقریب کے آغاز تک وقت کا صعودی سفر جاری رہا یعنی یہ گھڑیال لندن والوں کو ہر لمحہ آگاہ رکھتا تھا کہ اولمپکس کے انعقاد میں کتنا وقت باقی رہ گیا ہے، جلد اپنے کام نمٹا لو اور اولمپکس کو بروقت کامیاب منعقد کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

سیکیورٹی

اولمپکس میں حفاظتی انصرام کے لیے فوجیوں کی تعداد اس سے زیادہ تھی جو اس وقت برطانیہ نے افغانستان میں بھیجے ہوئے ہیں۔ 10 ہزار پولیس افسر اور 13 ہزار 5 سو فوجی سیکیورٹی پر مامور تھے۔ اسی طرح بحری اور برّی فوجیں بھی اس آپریشن میں شانہ بشانہ شامل تھیں۔ سیکیورٹی پر 553 ملین پاؤنڈ اخراجات آئے۔ یہ برطانیہ میں سب سے بڑا سیکیورٹی آپریشن تھا۔

خصوصیات

اولمپکس 2012ء پہلی اولمپکس تھیں جن میں شامل ہونے والے سو فیصد ممالک کی طرف سے ہر کھیل میں خواتین کی بھی نمائندگی تھی۔ اولمپکس 2012ء میں کل 26 کھیلیں شامل تھیں۔ خواتین کی باکسنگ کو پہلی دفعہ اولمپکس کا حصہ بنایا گیا۔ 1924ء کے بعد ٹینس مِکسڈ ڈبل کے مقابلہ جات بھی اس دفعہ پھر اولمپکس میں لوٹ آئے۔

ریکارڈز

اولمپکس 2012ء میں 32 نئے ورلڈ ریکارڈز بنائے گئے۔ یہ نئے ورلڈ ریکارڈز قائم کرنے میں سرفہرست بالترتیب چائنا، برطانیہ اور امریکہ تھے۔ زیادہ ریکارڈز تیراکی میں بنائے گئے۔

اولمپکس 2016ء

ا اولمپکس 2016ء ریودے جنیرو، برازیل (Rio de Janeiro, Brazil) میں منعقد ہوں گے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

9/اکتوبر 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:45 am	ان سائیٹ
2:00 am	آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
2:30 am	گھریلو باغیچہ
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	ان سائیٹ
5:50 am	الترتیل
6:20 am	دورہ حضور انور
7:25 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال
7:45 am	کڈز ٹائم
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اکتوبر 2012ء
9:15 am	جلسہ سالانہ تقاریر 2009ء
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	وقف نو اجتماع 2011ء
1:05 pm	ان سائیٹ
1:25 pm	گھریلو باغیچہ
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	ان سائیٹ
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	مشاعرہ
9:00 pm	آنحضور ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
9:30 pm	سیرت النبی ﷺ
10:05 pm	فرنچ سیکھیے
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:20 pm	وقف نو اجتماع 2011ء

10/اکتوبر 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:45 am	ان سائیٹ
2:00 am	آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
2:30 am	گھریلو باغیچہ
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	وقف نو اجتماع 2011ء
7:30 am	فرنچ سیکھیے
8:00 am	گھریلو باغیچہ
8:30 am	آنحضور ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
9:15 am	سیرت النبی ﷺ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	الترتیل
12:00 pm	اطفال ریلی۔ یوکے
1:10 pm	ریئل ٹاک
2:15 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سواحیلی سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	درس ملفوظات
6:00 pm	الترتیل
6:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 2007ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	فقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:20 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	درس مستجاب
10:50 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	اطفال ریلی یو۔کے

11/اکتوبر 2012ء

12:40 am	ریئل ٹاک
1:45 am	فقہی مسائل
2:20 am	کڈز ٹائم
2:55 am	دعائے مستجاب
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 2007ء
4:05 am	انتخاب سخن
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	الترتیل
6:00 am	انصاراللہ یوکے اجتماع 2010ء
7:10 am	فقہی مسائل
7:40 am	مشاعرہ
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:45 am	یسرنا القرآن
12:15 pm	حضور انور کا دورہ غانا
1:20 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس حدیث
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	آئینہ
8:40 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:20 pm	ترجمۃ القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	دورہ حضور انور

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم حکیم قاضی نذر محمد صاحب چک چٹھہ حافظ آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ صفیہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عدنان احمد کاہلوں صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 191/7R ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 191/7R ضلع بہاولنگر کا مخلص طفل حاشر محمود باجوہ ابن مکرم شاہد محمود باجوہ صاحب چند دن یرقان کے مرض میں مبتلا رہ کر مورخہ 15 ستمبر 2012ء کو وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں انتقال کر گیا۔ مرحوم کی عمر 14 سال تھی اور دسویں جماعت کا طالب علم تھا مرحوم سادہ مزاج اور شریفانہ طبیعت والا اور پانچوں نمازیں باجماعت بیت الذکر میں ادا کرنے والا تھا۔ اور روزانہ تلاوت قرآن کریم بہت شوق سے کرتا تھا۔ مرحوم نے اس رمضان المبارک میں دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ جو بھی کوئی جماعتی مہمان آتا تھا خواہ وہ مربی ہو یا معلم یا انسپکٹران سب کو بروقت کھانا کھلانے اور چائے وغیرہ پلانے کی ڈیوٹی خود دیتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ یہ خدمت کا موقع کوئی اور بچہ حاصل نہ کرلے۔

مرحوم اس وقت ہماری مجلس میں ناظم اطفال کے عہدے پر فائز تھا اور بہت زیادہ محنت کر کے تمام اطفال کو نمازوں اور کلاسز اور حضور کے خطبات میں حاضر کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ مرحوم کی نماز جنازہ اگلے روز مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو صبح ساڑھے نو بجے مکرم محمود احمد وڑائچ صاحب مربی ضلع بہاولنگر نے پڑھائی اور گاؤں کے قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم مربی صاحب ضلع نے ہی کروائی۔ مرحوم نے لواحقین میں والدین کے علاوہ دو بھائی مکرم سکندر حیات باجوہ صاحب اور قاسم محمود باجوہ صاحب سوگوار چھوڑے ہیں۔ یہ دونوں بھائی ذہنی طور پر معذور ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور اس کے والدین اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین نیز یہ بھی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے باقی دونوں بھائیوں کو صحت و تندرستی عطا کرے اور ان کی معذوری کی حالت کو دور کر کے اس بچے کا حقیقی نعم البدل بنائے۔ آمین

بازیافتہ موبائل

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب صدر محلہ دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک عدد موبائل راستے میں گرا ہوا ملا ہے۔ جن صاحب کا ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کرلیں۔

تریاق اٹھراء
مرض اٹھراء کیلئے لاثانی اور مشہور عالم گولیاں
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

خبریں

سندھ میں نیا بلدیاتی نظام اکثریت رائے سے منظور

سندھ اسمبلی نے سندھ پیپلز لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2012ء اپوزیشن کے شدید احتجاج کے دوران کثرت رائے سے منظور کرلیا۔ صوبائی وزیر قانون ایاز سومرو نے آرڈیننس سندھ اسمبلی میں پیش کیا جسے اتفاق رائے سے منظور کرلیا گیا۔ مسلم لیگ فنکشنل، ہم خیال، اے این پی اور نیشنل پیپلز پارٹی کی طرف سے اس کے خلاف شدید احتجاج ہوا۔

537 ارکان پارلیمنٹ کی رکنیت 15/ اکتوبر سے معطل

اپنے اور اہل خانہ کے اثاثے جمع نہ کرانے والے ارکان کی رکنیت 15/ اکتوبر سے معطل کردی جائے گی۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ سینٹ، قومی اور صوبائی اسمبلی کے 537 ارکان نے اثاثہ جات کے گوشوارے جمع نہیں کرائے۔ اثاثوں کی تفصیل فراہم نہ کرنے والوں کو معطّلی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

انسانی دماغ پر چاکلیٹ اور افیون کا اثر

انسانی دماغ پر چاکلیٹ اور افیون کا اثر ایک جیسا ہوتا ہے، لوگ اس لئے چاکلیٹ بڑے شوق سے کھاتے ہیں کہ انسانی دماغ پر چاکلیٹ اور افیون کا اثر ایک جیسا ہوتا ہے۔ یہ اندازہ مشی گن یونیورسٹی واشنگٹن کے سائنس دانوں نے کیا۔ تحقیقات کرنے والے گروپ کی سربراہ کے مطابق اس وجہ سے انسان کیلئے چاکلیٹ کا ایک اور حصہ کھانے سے باز رہنا انتہائی مشکل ہوتا ہے تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ میٹھا کھانے والوں کا منشیات خوروں کی طرح علاج کرانے کی ضرورت ہے تاہم طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ زیادہ مقدار میں چاکلیٹ کھانے سے وزن بڑھ سکتا ہے۔

(روزنامہ ''دنیا''، فیصل آباد 23 ستمبر 2012ء)

سپائیڈر مین نے بغیر کسی مدد کے چین کی بلند ترین عمارت سر کر لی

فرانسیسی سپائیڈر مین ایلین رابرٹ نے چین کی بلند ترین عمارت سر کر لی۔ ایلین رابرٹ صوبہ ہنان میں دوسواڑسٹھ میٹر بلند عمارت پر کسی مدد کے بغیر چڑھ گیا۔ اس نے یہ فاصلہ دو گھنٹے میں طے کیا۔ ایلین اب تک دنیا کی سو بلند ترین عمارتوں کو سر کر چکا ہے۔ وہ یہ کارنامہ کسی رسے یا دوسرے آلات کے بغیر انجام دیتا ہے۔

رونے والا روبوٹ تیار کرلیا گیا امریکہ میں

دھاڑیں مار مار کر رونے والا منفرد روبوٹ تیار کرلیا گیا۔ دنیا بھر میں ویسے تو مختلف اشکال اور صلاحیتوں کے حامل روبوٹ تیار کئے جاتے ہیں لیکن حال ہی میں ایک غیر پیشہ ور روبوٹ ساز نے ایک دلچسپ اور منفرد روبوٹ تیار کیا ہے جو اور تو کچھ نہیں بس صرف دھاڑیں مار کر رونے میں ماہر ہے۔ ''کرائنگ روبوٹ'' نامی اس روبوٹ کو ریموٹ کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ جو ہدایات کے ملتے ہی آنسو بہاتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیتا ہے۔

(روزنامہ ''دنیا''، فیصل آباد 23 ستمبر 012ء)

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

ذیابیطس ہر قسم کبدی، عصبی، معدی، اور بانقراسی کیلئے مفید اور مجرب
شوگر کنٹرول گولیاں
90 گولیاں =/100 روپے
TAHIR طاہر
(حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے): 03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ اینڈ دارالفتوح شرقی ربوہ

عجائبات عالم

جاپانی جزیرہ میاجیما جہاں کی سرزمین جنت کے نظارے پیش کرتی ہے

دنیا میں ایک خوبصورت جنت نظیر مقام جاپان کا جزیرہ ''میاجیما'' ہے جو قدرتی حسن کے ساتھ ساتھ مذہبی اعتبار سے بھی جاپانیوں کیلئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس دلفریب نظاروں کے حامل جزیرے تک پہنچنے کیلئے جاپان کے سانیو ساحل کے جانب سفر کرنا پڑتا ہے۔ چاروں طرف سبزہ اور کہیں کہیں نیلگوں پانی طبیعت میں سرشاری کی کیفیت اجاگر کر دیتا ہے۔ بلند و بالا چوٹیوں کے سائے میں بل کھاتی ندیاں حسن کا جادو بکھیرتی ہیں۔ قدرت کے ان حسین نظاروں میں گھرے جزیرے میاجیما کو مقدس جزیرے کا نام دیا جاتا ہے۔ جاپانی اعتقاد کے مطابق اس سرزمین پر جابجا دیوی دیوتا ہرنوں کا روپ دھارے سرگرداں رہتے ہیں۔

دھند سے لپٹی پہاڑی چوٹیوں کی اس سرزمین پر عام لوگوں کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ صدیاں گزرنے کے بعد معتقد لوگوں نے اس رسم میں تبدیلی کی۔ ہر آنے والے کیلئے یہاں موجود مقدس مزار تک پہنچنے سے پہلے ''دروازے اوٹوری'' سے گزرنے کی پابندی لگا دی۔ ان کے مطابق یہ عمل روح کو پاک کرتا ہے۔ یہ دروازہ پانی میں ایستادہ ہے۔

پانی کی لہروں پر سفر کرنے کے بعد سیاحوں کے قدم جاپانی عبادت گاہ کی طرف بڑھتے ہیں۔ جاپانی عقائد کے مطابق پانی کی دیوی ''اچی کی شیما'' اس عبادت گاہ میں رہتی تھی۔ چونکہ وہ اکیلی تھی شاید اسی لئے اس تنہا دیوی کی عبادت گاہ میں جوڑوں کو اکٹھے حاضری کی اجازت نہیں ہے۔ مرد وخواتین الگ الگ اپنی روح کی تسکین کا سامان کرتے ہیں۔ عبادت گاہ میں داخلے کیلئے 50 فٹ کا دروازہ لگا ہے۔ یہ 1168ء میں بنایا گیا تھا اور اس وقت سے اسی حالت میں موجود ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔ اکتوبر	
طلوع فجر	4:36
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:53

عبادت گاہ کے علاوہ جزیرے کا سب سے خوبصورت پہاڑ ''میسن ماونٹین'' ہے۔ یہاں پر کیبل کار کا نظام بھی نصب ہے جس میں بیٹھ کر جزیرے کی سیر کی جاسکتی ہے۔ یہاں ایک پتھر پیالے کی شکل اختیار کر چکا ہے جس میں سمندری پانی موجود ہے۔ تیسری انوکھی چیز صنوبر کا ایک درخت ہے جو سال کے مخصوص حصوں میں روشنیوں سے چمکتا ہے۔ اس جزیرے میں ایک عجیب وغریب شکل کی مخلوق موجود ہے جس کے پر بھی ہیں اور ناک بھی بہت لمبی ہے جو جنگل میں ادھر ادھر گھومتی ہے۔

اس جزیرے کی ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ یہ دنیا کی ترقی سے بے نیاز ہے۔ یہاں پرانے روایتی طریقے اور رسم ورواج کو زندہ رکھا گیا ہے۔ یہاں کا روایتی رقص ''یوکاگو'' کہلاتا ہے۔ یہ ایک طرح کا آرٹ ہے جو صدیوں قبل بھارت سے کوریا کے ذریعے جاپان تک پہنچا تھا۔ اس میں تھیٹر، لوک گیتوں، موسیقی اور لوک کہانیوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس میں حصہ لینے والے مخصوص لباس ماسک، نیزوں اور تلواروں کے ساتھ مختلف کہانیاں بیان کرتے ہیں۔

ضرورت ہے
دکان پر لوڈنگ وان لوڈنگ کیلئے ورکر کی ضرورت ہے۔ عمر 20 سے 28 سال ہو۔ خواہشمند حضرات اپنے صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ فوری رابطہ کریں۔
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پیٹالہ گراؤنڈ لاہور
فون نمبر: 042-37223347,37239347
042-37113346,0300-9403614

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر 234-P فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com